سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

پروفیسر محمد اسمٰعیل ایم۔اے ۱۸ وارث روڈ۔لاہور } ایڈیٹر
پادری غلام مسیح صاحب بیکلوڈ روڈ۔ لاہور } اسٹیٹ رخصت پر
پادری ایچ۔ای دائل صاحب ایس۔ٹی۔ایم۔ایمپریس روڈ۔لاہور } مینیجر

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام مینیجر صاحب نور افشاں ہونا چاہئے تمام مضامین و اشتہارات برای اندراج کاغذ کے ایک طرف تحریر کر کے بنام ایڈیٹر وارث روڈ لاہور کے پتہ پر ارسال فرمایا کریں۔

حقیقی نور جو ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے دنیا میں آنے کو تھا

جلد ۵۵	ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے - ۱۶ ستمبر ۱۹۲۷ء	نمبر ۳۷

مسدس منت

گذشتہ سے پیوستہ

اب جھوٹے انبیا سے خبردار تم رہو — غافل کرینگے تم کو وہ ہشیار تم رہو
بھیڑوں کا بھیس رکھتے ہیں بیدار تم رہو — ان بھیڑیوں کے پاس نہ زنہار تم رہو
انگور جب ٹڈیوں میں لگیں یہ عمل کہاں
انجیر کا ہے اونٹ کٹاروں میں پھل کہاں

اچھا درخت اچھے ہی پھل لاتا ہے مگر — وہ ہے برا تو آئینگے اس میں برے ثمر
اچھا برے پھلوں سے کبھی ہو نہ بارور — اچھے برے درخت میں پھل آئیں کب نظر
اچھے برے درخت میں پھل سے ہے امتیاز
اور نیک و بد بشر میں عمل سے ہے امتیاز

دیتے ہیں بعض مجھکو خداوند کا خطاب — وہ سب نہ ہونگے سلطنت حق سے فیضیاب
لیکن جو ہونگے باپ کی مرضی کے ہمرکاب — ان کے لئے نہیں ہے وہاں کوئی سد باب
خالی خطاب و نام زباں سے لئے تو کیا
اعجاز سے مریض بھی چنگے کئے تو کیا

وہ جب کہینگے مجھ سے کہ لیکر ترا ہی نام — ارواح بد نکالیں دکھائے عجیب کام
کرتے رہے نبوت اور اعجاز یہ کلام — تب میں کہونگا دور ہو بدکار و تم تمام
تم لوگوں سے تو میری شناسائی بھی نہ تھی
میں تم کو جانتا یہ حقیقت کبھی نہ تھی

میرا کلام سن کے جو اس پر کرے عمل — اس نے بنایا واقعی چٹان پر محل
باڑھوں نے اس پہ شور کیا آندھیوں نے بل — پانی نے چاہا نیو سے جائے نکل پھسل
تو بھی تو اس مکان پہ اثر کچھ نہیں ہوا
مارا ہزار زور ضرر کچھ نہیں ہوا

میرا کلام سن کے عمل سے ہو بے خبر — اس نے مکان اپنا بنایا ہے ریت پر
باڑھوں نے آندھیوں نے کیا زور اس قدر — جڑ سے اکھڑ کے سر کے بل آیا زمین پر
مضبوط جڑ عمل ہے اسی پہ عمل کرو
جو کچھ سنا ہے اس میں نہ رد و بدل کرو

جب ہو چکا یہ ختم خداوند کا کلام — جسکو پہاڑی وعظ کا ہم نے دیا ہے نام
حیراں ہو تھا ان کے سر گروہ انبوہ عام — واقف فریسیوں کے سخن سے بھی تھا عوام
اُن کے یہاں کا ڈھنگ فقط طرز عام تھا
یہ اختیار والے کی صورت کلام تھا

یہ جو پہاڑ پر تھی نصیحت مسیح کی — ظاہر ہے جس سے شوکت و صولت مسیح کی
دراصل ہے طبیعت و طینت مسیح کی — نازل ہوئی دلوں پہ شریعت مسیح کی
ساری شریعتوں کا خلاصہ اسی میں ہے
اعمال و نیتوں کا خلاصہ اسی میں ہے

آں زبدۃ التفسیر شناساں سے برملا — سب کے دلوں کے بھید جو ہر خوب جانتا
ہیرودیوں سے مل کے فریسیوں نے کہا — قیصر کو جزیہ دینا روا ہے کہ ناروا
یہ بات وہ کہ تھی نہاں اس میں راز تھا
دینی و دنیوی کا بہم ساز و باز تھا

میں نے تیری خبر کان سے سنی تھی پر اب میری آنکھیں تجھے دیکھتی ہیں اس لئے مجھے اپنے آپ سے نفرت ہے اور میں خاک اور راکھ میں توبہ کرتا ہوں۔ ایوب ۴۲: ۵-۶

مثنوی صبر ایُّوب

منظومہ جناب کیدار ناتھ صاحب منت سکینہ گھرا چوی

خوش خو تھے حسین سات فرزند
اور بیٹیاں تین اُن سے سرچند

بولا دیکھا - ضرور دیکھا
غربت میں نہاں غرور دیکھا

اسپ و خر و اشتر و بز و میش
املاک جو عمارتیں تھیں بالا
آپس میں جو مہمانیاں تھیں
کھاتے تھے طرح طرح کے کھانے
لبریز خوشی خیالوں میں تھی
رہتے تھے سب اپنے گھر میں
ایوب کے یہ بھی ہر تھا سر میں
کچھ چوک نہ بھول سے ہوئی ہو
امید خدا سے تھی عطا کی
شادی تھی خوشی تھی خورمی تھی
اب قصۂ داستاں سناؤں
حاضر تھے وہ سب حضور رب میں
فرمایا جنابِ کبریا نے
آنا تیرا ہوا کدھر سے
پوچھا کیا دیکھا غور سے خوب

تھے قبضہ میں اُسکے بیش از بیش
بالا تھے محل حویلی اعلا
روزانہ یہ میزبانیاں تھیں
فرحت سے فرح فرح کے کھانے
ہر رنگ کی مے پیالوں میں تھی
ایوب انہیں رکھتا تھا نظر میں
شر رکھتا ہے میل ہر بشر میں
سرتابی اصول سے ہوئی ہو
قربانیاں لاتا تھا خطا کی
کیا اِن کو بفضلہ کمی تھی
نبی اللہ کی داستاں سناؤں
ابلیس بھی آیا اُن ہی سب میں
پوچھا شیطان سے خدا نے
بولا وہ اِدھر سے اور اُدھر سے
وہ بندۂ صادق ایک ایوب

ممنونِ عوض کو کیا گلہ ہو
بے مرہ نہیں یہ انکساری
ثروت سے ہے تو نے اسکو گھیرا
احساں نہیں بہر حسنِ خدمت
کھنچ جائے جو اس سے ہاتھ تیرا
آنے دے سر اُسکے کوئی شامت
کم دیکھے ہیں ایسے بارِ شاطر
فرمایا کہ جا ملی اجازت
دے مال کا تو ملال اُس کو
کل منفعت اس کی ضائع کردے
ہاتھ اپنا بڑھا کے تن بھی لیلے
کرتا ہوں جو منع مان لینا
شیطان چلا یہ حکم پاکر
دنیا کا تغیر اتفاقی
اُفتاد جو آپڑی سناؤں

حاصل نہ ہو کچھ تو فیصلہ ہو
نقدی میں ہے اُسکی دینداری
دولت نے ہے گھر میں پاؤں پھیرا
نیت نہیں یہ بغیر عظمت
منہ پر وہ بکے ہے قول میرا
پھر کیسی کرے تجھے ملامت
ہلکے ہیں نہوں جو بار شاطر
گرمی کی دکھا اسے تمازت
ذلت دے دکھا زوال اُس کو
اولاد کا غم بھی آگے دھر دے
عریاں ہو وہ پیرہن بھی لیلے
جان اُس کی نہ لینا جان لینا
تا جانچ لے اس کو آزما کر
رکھتا نہیں رنگ روپ باقی
رُخ دوسرے صفحہ کا دکھاؤں

ایوب پر مصائب کا نزول

ایوب کی ساری آل اولاد
یہ باپ کے دل کلیجے ماں کے
کھاتے تھے طعام پختہ و خام
حاضر جو طلب شراب کی تھی
ناگہ ایک قاصد سبک گام
آئی کرتے تھے قلبہ رانی
صحرا سے سبا کے ڈاکو آئے
سب کھیت رہے جو آدمی تھے

با طیبِ طبع بخاطر شاد
مہماں تھے برادرِ کلاں کے
شیریں نمکین ملذذ اقسام
موجود گزک کباب کی تھی
افتاں خیزاں یہ لایا پیغام
بیلوں پہ بلائے ناگہانی
بلوائی ہوں کے یہ بلا کو آئے
میں زندہ - مرے جو باقی تھے

کرنے بھی نہ پایا تھا وہ پوری
قاصد خبر اور لے کے آیا
قسمت کو تھی لاگ آسماں سے
جھلسیں بھری بھیڑوں کو جلایا
میرے لئے - میں بچا جو کم بخت
سُن کیا کوئی دوسرے کی باتا
غول آئے تھے کسدیوں کے جو تین
سب قتل ہوئے گئے شتربال

منہ میں رہی منہ کی بات اُدھوری
دم دھاگا وہ دم کو دے کے آیا
برسی ایک آگ آسماں سے
چرواہوں کی راکھ کو اُڑایا
تھا آسماں گودہ اور زمیں سخت
جب تیسرا آیا غل مچاتا
وہ لے گئے اونٹ سب کے سب چھین
لے دیکھے بچی ہے ایک مری جان

نور افشاں

مطبوعہ ۱۶ ستمبر ۱۹۲۶ء

نیک آثار

ہندو مسلم خانہ جنگی سے جان و مال کا بہت نقصان ہو چکا ہے اور اہلِ ہند کی شورہ بختی سے ہندو مسلم اخبار باہمی بغض و عداوت کی آگ بھڑکا رہے ہیں۔ اُن کا مقصد کچھ ہی ہو نتیجہ سراسر زیان ہے اور اس حالتِ زار کو دیکھکر محبانِ وطن نہایت اندوہگیں ہیں۔

لیکن خدا کے فضل و کرم سے فرزندانِ ہند میں سے بعض روشن ضمیر اصحاب نے اس تباہی خیز خانہ جنگی کے خلاف آواز بلند کی ہے۔ چنانچہ مولانا **لیاقت حسین** صاحب کا مضمون زیرِ عنوان **گاؤکشی باجہ اور شدھی** اور جناب علامہ **فیروز الدین احمد صاحب فیروز** ایڈیٹر وکیل کی ایک نظم ناظرینِ نور افشاں کے ملاحظہ اور اہلِ وطن کے فائدہ کی غرض سے درج کرتے ہیں

فی الحقیقت ایسے نیک نیت و سچی خواہانِ وطن کا گروہ اور اُن کے اخلاص آگیں خیالات کا اظہار ہندوستان جنت نشان کے لئے **نیک** آثار ہیں۔

جناب لیاقت حسین اور حضرت فیروز صاحب کے ہمخیال اور بھی بہت سے اصحاب ہیں جو کسی نامعلوم وجہ سے خاموش ہیں۔ اُن کو چاہیے کہ اب اپنی آواز بلند کریں اور اپنے اہلِ وطن کو خانہ جنگی کی حماقت سے روکیں۔

اگر بینی کہ نابینا و چاہ است
وگر خاموش بنشینی گناہ است

تمام ہندو و مسلم اخبارات کے ایڈیٹرانِ باوقار سے درخواست ہے کہ وہ از راہِ عنایت فلاحِ مُلک کی خاطر جناب لیاقت حسین صاحب کے مضمون اور جناب فیروز صاحب کی نظم کو اپنے اپنے اخبار میں نقل کر کے ملک کے طول و عرض میں تا مل شائع فرمائیں

"در کارِ خیر حاجتِ ہیچ استخارہ نیست"

از نتیجہ فکر حکیم الشعرا علامہ فیروز الدین احمد صاحب فیروز طغرائی امرت سری

ایڈیٹر وکیل

نہیں جائز کسی مذہب میں بدخواہِ وطن ہونا
کرنا دانی ہے شاخِ آشیاں پر آرہ زن ہونا
عیاں ہر رنگ کے پھولوں سے ہے گلزار کی زینت
یہ پہلو اور ہے صد برگ ہونا نسترن ہونا
جو نرگس ہے رہے نرگس جو لالہ ہے رہے لالہ
ضروری کچھ نہیں ہے نسترن کو یاسمن ہونا
تم آخر پھول ہو گلشن کے اور گلشن تمہارا ہے
چمن کا کھلکھلانا ہے تمہارا خندہ زن ہونا
اس اپنی اپنی رنگت میں بھی تم زیبِ گلستاں ہو
نہیں زیبا بکھر کر وجہ تاراجِ چمن ہونا
جُدا ہر پھول کا انداز رنگ و بو ہے گلشن میں
ستم ہے تفرقہ پرواز نسرین و سمن ہونا
کبھی گلدستہ گر دیکھو تو یہ بھی دیکھنا اس میں
کہ یکجہتی پہ ہے موقوف زیبِ انجمن ہونا
اُلجھ کر خار ہائے بغض و کیں سے خائف ہو کر آ
قبائیں چاک کروانا دریدہ پیرہن ہونا
تعصب ہی یہ دشمن ہے نہ پھنسنا اسکے پھندے میں
اگر ہونا اسیرِ رشتۂ حبِ وطن ہونا
کرو تم خدمتِ خاکِ وطن سب متحد ہو کر
کہ آساں ہو علاجِ گردشِ چرخِ کہن ہونا
شمیم خلق و اُلفت سے کرو دو رشتہ حاصل
کہ ہو تم کو میسر نازِ مُشکِ ختن ہونا
ابھی فیروز باقی ہیں بہت سی گفتنی باتیں
سکوت آموز ہے لیکن مجھے طولِ سخن ہونا

آ بیل مجھے مار

اہلِ ہند کی موجودہ حالت حیرت خیز ہے۔ مختلف مذاہب کے اصحاب اپنے دین و ایمان کی مضبوطی و پایداری اسی میں سمجھتے ہیں کہ جہاں تک ہو سکے دیگر ادیان کے عیوب و نقائص کا اعلان کریں۔ باہمی مباحثہ و مناظرہ اگر نیک نیتی سے حق جوئی و حق نمائی کی غرض سے کیا جائے تو ضرور مفید ثابت ہوگا لیکن غیر معقول دلائل سے کسی مذہب و ملت پر حملہ کرنا اپنی ہی سبک سری کا اظہار ہے۔

چنانچہ ہمعصر **پرکاش** مطبوعہ ۱۱ ستمبر ۱۹۲۶ء میں صفحہ ۸ پر زیرِ عنوان **اجتماع ضدین کا مجموعہ** یوں مرقوم ہے

"اسلام بھی اجتماع ضدین کا عجیب مجموعہ ہے پردہ کے مسئلہ ہی کو لے لیجئے۔ اسے ایک طرف تو اسلامی شعار مانا جاتا ہے اور اُسکے حق میں اس بیسویں صدی کے روشنی کے زمانہ میں بھی اس سختی سے کام لیا جا رہا ہے کہ روس میں ملاؤں کے سرگروہ عباس کی سرکردگی میں ایک خفیہ مجلس نے یہ فتوے دیا ہے کہ جو بیوی نقاب دور کر دیتی ہے وہ بیوی نہیں رہتی اور جو خاوند بیوی کا نقاب دور کرنے میں بے شرمی کی اجازت دیتا ہے وہ کافر ہے۔"

لیکن دوسری طرف ترکی میں مسلم حکومت حکم صادر کرتی ہے کہ پردہ بدعت ہے اور اسکی سزا موت قرار دیگئی ہے۔ جب ایک ہی رسم کے متعلق یہ بات ہے کہ بادیانِ اسلام ہی کی طرف سے اسے ایک جگہ شعار بنایا جاتا ہے اور دوسری جگہ بدعت تو یہ کہنا بےجا کیسے ہو سکتا ہے کہ اسلام اجتماع ضدین ہے۔"

اس مندرجہ بالا عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ پرکاش کو معقول و منقول دلائل بہم پہنچانے کیلئے چاہیے تھا کہ قرآن و احادیث سے پردہ کا جواز و امتناع ثابت کرتا لیکن اس نے اسلامی اصول تعلیم کو پیش کرنے کی جگہ محض مختلف رسم و رواج کی بنا پر اسلام میں اجتماع ضدین کے بہانہ سے پیدا جہاد کی ہے۔ یہ شیوہ مذموم ہے۔ امید ہے کہ آئندہ پرکاش معقولیت سے کام لیگا۔ محض درپے پرستش ہونا اچھا نہیں۔

شولاپور میں فساد

پونا ۱۲ ستمبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ گزشتہ شنبہ کو شولاپور میں ہندوؤں اور مسلمانوں میں فساد ہو گیا جو اتوار کو بھی جاری رہا۔ ہنگامہ میں دو مسلمان مقتول اور دونوں طرف سے تقریباً پچاس اشخاص مجروح ہوئے ہیں۔ گرد و نواح کے اضلاع سے پولیس طلب کی گئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مقامی حکام نے حالات پر قابو پا لیا ہے لیکن مزید پولیس بھیجی جا رہی ہے تاکہ ان ملازموں کو جو پہلے سے متعلقات انجام دے رہے ہیں واپس آنے کا موقع مل سکے۔

اطلاع موصول ہوئی ہے کہ کارخانے برابر چل رہے ہیں۔

سوراج کا سوت کاتنے کیلئے صبر چاہئے

۱۱ ستمبر مہاتما گاندھی اپنی اہلیہ محترمہ مسٹر راجگوپال اچاریہ اور دیگر اشخاص کی معیت میں آج یہاں پہنچے اگرچہ لوگوں کو منع کیا گیا تھا تاہم سٹیشن پر مشتاقین زیارت کے کھٹ کے کھٹ لگ گئے۔ بازاروں اور راستوں کو آراستہ کیا گیا۔ جھنڈیاں اُڑائی گئیں اور خوش آمدید کے قطعات آویزاں کئے گئے۔ یہاں پہنچتے ہی مہاتما گاندھی موٹر پر سوار ہو کر اس مقدس جگہ پر پہنچے جہاں سنت تندنار نے توبہ کی تھی۔ آپ نے نئے مندر کے دروازہ کے افتتاح میں متعدد سپاسنامہ کے جواب میں مہاتما گاندھی نے اچھوتوں کو سوامی دیانند کی تقلید کرنے کے لئے کہا اور فرمایا کہ انہیں بہتر زندگی بسر کرنی چاہئے اور گائے کا گوشت کھانے اور شراب کے پینے سے پرہیز کرنا چاہئے۔ بعد دوپہر کے جلسہ میں متعدد سپاسنامے اور خریطے پیش کئے گئے جنکی مجموعی تعداد تین ہزار روپیہ تھی۔ آپ نے کھادی کی صحیح ضرورت کی توضیح کی اور کہا کہ جس طرح سوت کاتنے اور بُننے والوں کو صبر سے کام لینا پڑتا ہے اسی طرح سوراج کا تاگا کاتنے کے لئے بھی صبر کی ضرورت ہے۔ آپ نے کہا کہ سنت تندنار کی طرح تم بھی شراب سے پرہیز کرو۔ آپ نے کہا کہ میں نے کبھی ستیہ گرہ کا خالق ہونے کا دعوےٰ نہیں کیا میں تو اس کا پرچارک ہوں۔

ایران و عراق میں تنازعہ

طہران ۱۲ ستمبر مجلس نے ایک مسودہ قانون منظور کیا ہے جس کے رو سے حکومت کو اختیار دیا گیا ہے کہ عراق کے ایرانیوں کی امداد کے لئے ایک لاکھ کراؤن صرف کرے اور انہیں واپس لانے کے لئے پاسپورٹ حاصل کرنے کے قابل بنا دے۔ اندریں اثنا جب تک دونوں ملکوں کے درمیان اچھے تعلقات قائم نہیں ہوتے۔ کسی ایرانی کو عراق جانے کا پاسپورٹ نہیں دیا جائیگا۔

ڈی ولیرا کا اعلان

ڈبلن۔ مسٹر ڈی ولیرا نے ایک اعلان جاری کیا ہے جس میں اپنے مخالفین کے اس بیان کی تردید کی ہے کہ اس کے حامی انقلاب برپا کرنا چاہتے ہیں آپ کہتے ہیں کہ اگر میں انتخاب میں کامیاب ہوا تو ایک وحدانی حکومت قائم کرونگا اور پبلک سے مشورہ لئے بغیر کوئی اہم اقدام نہ کرونگا۔ آپ نے فرمایا کہ ہم سب سے پہلے موجودہ اقتصادی حالت کے علاج کرنے کے لئے ساعی ہونگے۔

"لائٹ" کے عملہ گرفتاری پر احتجاج

انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور کی مجلس منتظمہ کے اجلاس میں ذیل کی قرارداد منظور کی گئی:۔

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کی مجلس منتظمہ کا یہ اجلاس اتفاق رائے سے اس امر پر نہایت افسوس کرتا ہے کہ بعض ہندوؤں کے معاندانہ پروپیگنڈے کی وجہ سے مولوی محمد یعقوب خاں صاحب بی۔ اے بی ٹی ایڈیٹر و چودھری رحمت خاں صاحب پبلشر و شیخ معراج الدین صاحب پرنٹر "دی لائٹ" کو زیر دفعہ ۱۵۳ الف گرفتار کیا گیا ہے۔ یہ جلسہ گورنمنٹ کے اس فعل پر بڑے زور سے صدائے احتجاج بلند کرتا ہے اور گورنمنٹ سے مطالبہ کرتا ہے کہ ہندوستان بھر میں ہندوؤں کے مسلمانوں کے خلاف زہر آلود پروپیگنڈا کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کیس کو واپس لے اور شرفا کو جیلخانہ میں دھکیلنے کی بجائے دیگر مؤثر ذرائع سے ملک میں امن قائم کرنے کی کوشش کرے جس کے لئے یہ انجمن دل سے متمنی ہے۔

میں ستیہ گرہ سے باز آئی

ناگپور ۱۲ ستمبر چیزبائی کو جسکو قانون اسلحہ کے خلاف ستیہ گرہ کرنے اور تلوار لٹکا کر میدان عمل میں اُترنے کی پاداش میں ایک سال قید محض کی سزا ملی تھی۔ بائی صاحبہ نے اب صوبجات متوسط کی حکومت سے رحم کی درخواست کی ہے اور اس امر کا عہد کیا ہے کہ میں آئندہ ستیہ گرہ کی تحریک میں حصہ نہ لونگی۔ (انقلاب)

ترکی سرحد پر حملے

قسطنطنیہ سہ شنبہ۔ ضلع مروین۔ ترکی کردستان سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ قبیلہ شمار کا ایک شیخ اپنے ساٹھ رفقا کے ساتھ بڑی سرگرمی دکھا رہا ہے اور اس نے حال میں ان ترکی دیہات پر حملہ کیا ہے جو اناطولیہ کی جنوبی سرحد پر واقع ہیں۔ دیہاتیوں نے فوج کی اعانت سے ڈاکوؤں کے حملہ کا جواب دیا اور انہیں پسپا کر دیا۔ اب یہ ڈاکو اپنی سرگرمیوں کو شمالی اضلاع میں منتقل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

ترکی حلقوں میں یہ سوال کیا جا رہا ہے کہ ان ڈاکوؤں کو ہتھیار کس نے دیئے ہیں اور انہیں ترکی علاقہ میں کس نے بھیجا ہے۔ عصمت پاشا وزیر اعظم نے اس روداد کا مطالعہ کیا ہے جو ترکی سفیر مقیم طہران نے ترکی اور ایران کے تعلقات کی تبدیلی کے متعلق پیش کی ہے۔ سفیر مذکور عنقریب انگورہ جائیگا تاکہ وزیر خارجہ کو موجودہ صورت حالات سے مطلع کرے۔

ایک مصری گھوڑے کی لاش

پچھلے دنوں قاہرہ (مصر) کے قریب سقارہ میں برطانی افسروں نے معلوم کیا ہے کہ ابتدائی دور میں اہل مصر انسانوں اور گھوڑوں کے مردہ جسم کو مصالحہ لگا کر اور خشک کر کے محفوظ رکھتے تھے۔



ان افسروں کو اٹھارہ سال کے ایک مصری گھوڑے کی لاش ملی ہے۔ جو حنوط کر کے تین ہزار سال پہلے دفن کی گئی تھی اور کفن میں لپٹی ہوئی تھی۔

بنارس کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ایک سابق اعلیٰ سرکاری افسر مسٹر من منظر گھوش نے خودکشی کر لی ہے۔ اس سے شہر میں سنسنی پھیل گئی ہے۔

الہ آباد یونیورسٹی میوزک ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام موسیقی کے لئے جو کلاس کھولنے کا انتظام کیا ہے اس کا افتتاح ۸ ستمبر کو میور سنٹرل کالج الہ آباد میں باضابطہ عمل میں آیا۔

جالندھر میں لالہ نجنداس سابق تحصیلدار ایک موٹر لاری کے نیچے آ گئے اور اسی وقت مر گئے۔

بلدیہ لودیانہ نے اپنی حدود کے اندر مفت اور جبری تعلیم کا قانون جاری کر دیا ہے۔ اس قانون کی رو سے چھ اور گیارہ سال کے درمیانی عمر کے لڑکوں کو مدرسہ میں نہ بھیجنا اُن کے والدین کے لئے جرم ہوگا

اتحاد کانفرنس شملہ کو سابق بیگم صاحبہ بھوپال نے برقی پیغام ارسال کیا ہے کہ میں ملک کے اتحاد کے لئے ہر کوشش کرنے کو تیار ہوں۔ میں اپنی خدمات اس بارہ میں کانفرنس کے سپرد کرتی ہوں

ریلوے پولیس لکھنؤ نے ایک لڑکے کا اس الزام میں چالان کیا ہے کہ جب ٹکٹ دینے والا بابو رجسٹروں کے دیکھنے میں مصروف تھا تو اس لڑکے نے کھڑکی میں ہاتھ ڈال کر کچھ نقدی اُٹھالی

ایک مسلمان قلی کی دردناک ہلاکت

کلکتہ ۱۲ ستمبر۔ آج شام کے وقت لیلوا ورکشاپ (ایسٹ انڈین ریلوے) میں شدید فساد رونما ہوا ایک قلی مسمی قسمت علی جس کا تعلق ورکشاپ مذکور سے تھا ایک ویگن کو دھکیل رہا تھا کہ شنٹنگ سٹاف نے پیچھے سے ایک خالی ریک کو دھکیل دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ قسمت علی اُسی وقت ہلاک ہو گیا اس پر ورکشاپ والے غصہ میں آ گئے اور تقریباً تین سو اشخاص نے شنٹنگ سٹاف پر حملہ کر دیا جس دو آدمیوں کو شدید زخم آئے ہیں۔ پولیس کی زبردست جمعیت طلب کی گئی جس نے محل واردات پر پہنچکر فساد کو روکا اور مجروحین کو ہسپتال پہنچایا۔

جے پور میں ہڑتال

جے پور یکم ستمبر۔ آج صبح کو ایک مریض عورت کرایہ کے ٹانگہ پر جوہری بازار کے ایک ڈاکٹر کے دواخانہ میں آئی ہیڈکانسٹیبل نے ٹانگہ کے سڑک پر کھڑے رہنے پر اعتراض کیا اور ٹانگہ والے اور کانسٹیبل میں سخت تکرار ہوئی کنسٹیبل نے ٹانگہ والے کو سخت زدوکوب کیا۔ ڈاکٹر نے مداخلت کی اور لوگ بھی جمع ہو گئے اور کانسٹیبل اور بعض آدمیوں کے درمیان فساد ہو گیا افواہ سُن کر متعدد انسپکٹر یا سب انسپکٹر اور ۱۰۰ کانسٹیبل موقع پر آ گئے اور ایک فرم میں گھس کر بعض سپاہیوں ایک شخص اور ایک ملازم کو زدوکوب کیا۔ نصف گھنٹہ میں شہر میں مکمل ہڑتال کر دی گئی۔ لوگ کونسل آف سٹیٹ کی طرف گئے اور جلد عدالتوں کے کام بند کرنے کی التجا کی۔ چیف جسٹس نے بڑی ہوشیاری سے معاملہ کو قابو میں کر لیا اور ہجوم سے چیف جسٹس نے ہمدردی کا رویہ جاری اور یہ لوگ ۵ منٹ میں واپس چلے گئے۔ ہجوم بے قابو ہوتا گیا۔ اور یوں کہا جاتا ہے کہ ہجوم نے ایک موٹر روک لی جس میں انسپکٹر جنرل پولیس صدر سٹیٹ کونسل اور بعض دیگر حکام بیٹھے ہوئے تھے لیکن ان میں سے کوئی زخمی نہ ہوا پھر ۵ ہزار کے مجمع نے کوتوالی پر حملہ کر دیا۔ کوتوالی والوں اور ہجوم کے درمیان اینٹوں اور روڑوں کا خوب تبادلہ ہوا مجمع نے کوتوالی کے جملہ افسران سے مستعفی ہونے کا مطالبہ کیا اور ۲ گھنٹے وہاں کھڑا رہا۔ پولیس نے ڈنڈے چلائے۔ فوجی پولیس بھی جلدی موقع پر پہنچ گئی اور گولی چلانے لگی جس سے ایک مسلمان ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔ گولیاں چلنے کے باوجود ادھر اُدھر مجمع کھڑے رہے۔ آخر بارش ہونے لگی اور مجمع منتشر ہو گیا۔ مہارانی صاحبہ نے مقاطعہ جو عمل شروع کر دیا ہے اور صدر کونسل کو اطلاع دے دی ہے کہ جب تک میری رعایا مطمئن نہ ہوگی میں ایک کھیل منہ میں ڈالونگی۔ (زمیندار)

"ہندوستان نیشنل بنک کا مقدمہ

لاہور ۱۲ ستمبر۔ آج مسٹر نند لال منتخبہ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں لالہ کنورسین مینیجنگ ڈائرکٹر اور مینیجر ہندوستان نیشنل بنک کے خلاف مقدمہ زیر دفعہ ۴۰۹ پیش ہُوا جس میں مسٹر پی۔ اے۔ ڈگرد انسپکٹر سی آئی۔ ڈی افسر تفتیش کنندہ کی شہادت ہوئی۔ گواہ نے بیان کیا کہ مجھے تفتیش کے لئے متعین کیا گیا تھا۔ دوران تفتیش میں میں نے مختلف اشخاص سے مختلف جگہوں اور مختلف اوقات پر کاغذات قبضہ میں لئے۔ بنک کی عمارات سے جو دستاویز قبضہ میں لیں وہ میں نے افسران کے حکم مطابق افیشل لیکوڈیٹر کو دے دی تھیں۔ بعد ازاں بعد گواہ نے تین پاس بکیں ایک مسودہ رسید آمدہ جو مینیجنگ ڈائرکٹر ۵۰۰۰ روپے کے لئے لکھی گئی تھی پیش کیں۔ چند اور دستاویز بھی پیش کیں۔ ملزموں کے خلاف مختلف مقدمات ہیں جن میں سے تین جعل حساب کتاب کے مقدمات اکٹھے کئے جائینگے۔ اور چوتھا مقدمہ علیحدہ مسموع ہوگا استغاثہ کی طرف سے مسٹر اجگر شن اور مینیجنگ ڈائرکٹر کی طرف سے لالہ ارجنداس اور مینیجر کی طرف سے مسٹر لچھمن سنگھ کلس پیروکار تھے۔ (انقلاب)

ملتان کے ایک ایڈیٹر کی گرفتاری

ملتان ۸ ستمبر۔ سید زین العابدین شاہ مدیر ترجمان کو تعزیرات ہند کی دفعہ ۱۵۳ (الف) کے ماتحت اعلیحضرت ملک معظم کی رعایا کے اپین نفرت وحقارت کے جذبات کے پھیلانے کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے (زمیندار)

سرکاری اطلاع

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

گذشتہ ماہ جون کے اوائل کا ذکر ہے کہ موضع شیخ چوہڑ ضلع جھنگ کی ایک دھرم سالہ سے کوئی شخص رات کے وقت شری گورو گرنتھ صاحب کو اُٹھا کر لے گیا۔ اس واقع کے متعلق پولیس نے تحقیقات کی جس کا نتیجہ ہؤا کہ موضع مذکور کے تین مسلمان باشندوں کے خلاف ان الزامات کی بنا پر استغاثہ دائر کیا گیا کہ انہوں نے ایک مذہبی مقام یا مقدس شے کو نقصان پہنچایا ہے یا اُسکی بے حرمتی کی ہے اور رات کے وقت نقب زنی کا بھی ارتکاب کیا ہے۔ مورخہ ۸ اگست کو مجسٹریٹ نے مذکورہ بالا تین ملزموں کو بری کر دیا۔ ان ملزموں کے خلاف جو شہادت پیش کی گئی۔ وہ ان بیانات پر مشتمل تھی جو انہوں نے تین سکھ سرداروں یعنی گمٹیانہ کی سنگھ سبھا کے پریذیڈنٹ وائس پریذیڈنٹ اور سیکرٹری کے سامنے دیئے تھے۔

مجسٹریٹ صاحب اس نتیجہ پر پہنچے کہ ان تین سکھ سرداروں نے ملزموں سے وعدہ کر لیا تھا کہ اگر تم اپنا قصور مان جاؤ اور معافی مانگ لو تو تمہیں معاف کر دیا جائیگا۔ یہ واقعات استغاثہ کی کامیابی کے سد راہ ہو گئے کیونکہ عدالت نے یہ قرار دیا کہ ملزموں کو جو تحریص و ترغیب دی گئی اور جن تین سکھوں کے سامنے انہوں نے بیانات دیئے ان کے اختیار و حیثیت کو مدنظر رکھتے ہوئے ملزموں کے اقبال بیانات شہادت میں قابل پذیرائی نہیں ہو سکتے۔

تیس ہزار روپے اڑا لے جانے کا مقدمہ

بمبئی ۱۲ ستمبر۔ ہیرالال دولت رام ملازم مسرز نیک رام پرمانند کو خیانت کے الزام میں عدالت میں پیش کیا گیا۔ عدالت میں بیان کیا گیا کہ ۱۱ اگست کو ملزم کو دس ہزار روپے کا ایک چیک اور بیس ہزار روپے کے نوٹ دیئے گئے تاکہ وہ انہیں پنجاب نیشنل بنک میں فرم کے نام جمع کرا دے۔ لیکن ملزم بنک سے واپس نہ آیا۔ پولیس کو اطلاع دی گئی پولیس نے اُسے مسجد بندر میں گرفتار کیا۔ اس کے پاس سے چیک برآمد ہؤا۔ ملزم نے پولیس کو بتایا کہ نوٹ ڈیرہ اسمٰعیل خاں بھیج دیئے گئے ہیں چنانچہ صوبہ سرحد کی پولیس کو اطلاع دی گئی کہ اُنیس ہزار پانسو روپے کے نوٹ ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں ایک شخص مسمی لیوانی داس کو بالوں کے تیل کے ایک پارسل میں موصول ہوئے ہیں۔ (انقلاب)

بارود کے کارخانہ میں آتشزدگی

لندن ۱۱ ستمبر۔ رایل نیول کارڈوایٹ فیکٹری پورنی ماؤتھ کے قریب ہولٹن ہیتھ میں واقع ہے۔ اس میں آتشزدگی کی وجہ سے تین مزدور ہلاک ہو گئے اور قرب و جوار میں کئی درختیاں جھلس گئیں

(زمیندار)

سرکاری اطلاعات

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

موجودہ انتظام کے مطابق جو ڈاک بذریعہ ہوائی جہاز براہ بصرہ و قاہرہ جاتی ہے اُس پر کوئی مہر نہیں لگائی جاتی جس سے اُس کی روانگی اور رسید پر دلالت ہو لیکن آئندہ کو بمبئی اور کراچی میں ایک خاص قسم کی مُہر لگا کریگی۔ ( )

مُسلم آؤٹ لک نے اپنی اشاعت مورخہ ۲۷ اگست ۱۹۲۶ء میں ایک مضمون شائع کیا جس میں لکھا کہ موضع بیسرہ تحصیل ترنتارن میں سکھ لوگ جو موضع مذکور کے گردو نواح میں کثیر التعداد ہیں سلمانوں کیساتھ برا سلوک کرتے ہیں جو ذیل کُن ہے۔ مضمون مذکور میں یہ بھی بیان کیا گیا کہ سکھوں نے مسلمانوں کو حکم دیا ہو کہ یا تو اذان دینا بند کردو یا تمہیں گاؤں کے کنوئیں سے پانی بھرنے اور عام پگ ڈنڈیوں پر چلنے کی اجازت نہیں دی جائیگی۔ تحصیل ترنتارن یا ضلع امرتسر کی کسی اور تحصیل میں بیسرہ نام کا کوئی گاؤں نہیں ہے۔

۱۳ ستمبر کے نور افشاں صفحہ ۲ پر "راہ حقیقت" کے عنوان میں دوسرے شعر کا پہلے مصرعہ کا پہلے لفظ "سورہے" ہے جو "ہو رہے" پڑھے

کلکتہ ۶ ستمبر۔ تین پارسی سائیکل سوار دنیا کا گشت لگا رہے ہیں۔ انہوں نے اپنا سفر تقریباً ختم کر لیا ہے۔ (زمیندار)

جان نثار مبشّر

اے مسیحا رکھ نظر تو رحم کی ہم پر سدا
چھوڑ کر آئے ہیں سارے خویش بیگانے کو ہم (عطارد)

ونیفرڈ ڈیوان شائر کے شہر کریڈیٹن میں ۶۸۰ء کے درمیان سلاطین سیکسنی کے عہدِ سلطنت میں پیدا ہُوا جس وقت کہ وہ ابھی محض نابالغ تھا اس وقت دیندار اور خدا پرست راہب اس کے مکان پر آ کر اُس کے باپ سے خدا اور آسمانی خوشیوں کی بات چیت کیا کرتے تھے اور ونیفرڈ اُن کے پاس بیٹھ کر اُن کی تمام گفتگو کو بڑے غور سے سُنا کرتا تھا۔ اغلباً انہیں نیک اور پارسا لوگوں کے دیکھنے اور ان کی گفتگو سننے کے باعث اس کے دل میں بھی راہب بننے کا خیال پیدا ہُوا۔ جب اُس کے باپ کو معلوم ہُوا تو اُس نے اسے راہب بننے سے روکا۔ مگر بعد میں راضی ہو گیا۔ اسے ایکسٹر کے راہب خانہ میں تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے روانہ کیا۔ وہاں داخل ہو کر اس نے اپنے سبقوں کو یاد کرنے۔ دُعا مانگنے اور پاک کلام کی تلاوت کرنے میں کبھی غفلت نہ کی اور اسی سبب سے اُس نے خدا پرستی اور دینداری میں بڑی ترقی کی۔ یہ دیکھ کر اس راہب خانہ کے سردار نے اُسے نابالغ طلبا کا معلم مقرر کیا۔

جب ونیفرڈ تیس سال کا ہُوا تو اس نے سیکس لوگوں کے درمیان منادی کرنی شروع کی لیکن وہ اُن لوگوں کی خاطر جو ملکِ جرمنی میں تھے اور جن میں سے بعض نے اب تک انجیل کی منادی نہ سنی تھی۔ بلکہ تا ہنوز سرگرم بُت پرست تھے نہایت متفکر ہُوا۔ یہ لوگ جن کے درمیان جانے کا اس مردِ خدا نے ارادہ کیا تھا بڑے خونخوار ظالم اور بے رحم تھے یہاں تک کہ اگر کوئی مبشرِ انجیل اُن کے درمیان جاتا تو وہ اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتا۔ باوجود اس خطرہ کے ونیفرڈ کی دلی تمنا یہ تھی کہ وہ ان کو انجیل سنائیں۔

چنانچہ وہ ۷۱۵ء میں فریسلینڈ کو جو جرمنی کا شمال ومغربی صوبہ ہے گیا مگر افسوس کہ وہ اس وقت زیادہ عرصہ تک نہ رہ سکا۔ کیونکہ ان ایام میں اُن کی اور فرانس والوں کے درمیان لڑائی جاری تھی اس لئے وہ جرمنی پھر ایک اور شہر میں ٹھہر کر پھر انگلستان کو واپس آیا۔

پھر ۷۱۹ء میں شہر روم کو وہاں کے بشپ سے ملکِ جرمنی میں منادی کرنے کا اختیار حاصل کرنے کے لئے گیا بشپ صاحب نے بڑی خوشی سے اجازت دی اور اس کا نام بدل کر بونی فیس (نیک اعمال کا کرنے والا) رکھا اور برکت دے کر رخصت کیا۔ اس کے بعد وہ شہر تھرنگیہ کو گیا اور وہاں اپنا کام شروع کیا۔ پھر وہ فریسلینڈ کو گیا اور وہاں ایک انگریز مبشر کی مدد کرنے لگا لیکن اب تک اس کا دل ملک جرمنی پر لگا ہُوا۔ یہاں تک کہ جب وہ رات کو سو جاتا تو اُسی کا خواب دیکھتا تھا اور ایسا سمجھتا تھا کہ گویا آسمان سے ایک آواز جو اُسے وہاں جانے کو کہتی ہے سنتا ہے۔ اس لئے وہ ۷۲۲ء میں بشپ بنے اور تھرنگیہ کے شہروں میں پھر گیا اور لوگوں کو انجیل کی بشارت دینی شروع کی اور صدہا سدھوں کو بچایا۔ اُن کو مریدوں میں جنکو اُس نے بپتسمہ دیا تھا دو شہزادے بھی تھے۔

ایک سال کے بعد روم کے بشپ صاحب نے اُس کو اپنے پاس واپس بلایا اور اسکو بشپ کے عہدہ پر ممتاز کر کے واپس کیا۔ سو وہ ملک جرمنی میں آیا لیکن جرمن حاکموں نے انجیل کی منادی کی سختی کے ساتھ مانعت کی اور ان کو جو مسیحی ہو گئے تھے بتوں کی پرستش کے لئے مجبور کیا۔ بونی فیس نے بڑی سرگرمی سے اُن کے درمیان کام کیا اور ان لوگوں کو جو بُت پرستی کی طرف مائل تھے بُت پرستی سے باز رکھا اور بہت سے لوگوں کو تعلیم دیکر بپتسمہ کے ذریعہ کلیسیا میں شامل کیا۔ چنانچہ سولہ سال کے عرصہ میں اس نے ایک لاکھ آدمیوں کو بپتسمہ دیا۔

۷۳۲ء میں بونی فیس روم کے بشپ صاحب کی طرف سے مجتہدوں کا ایک سردار مقرر کیا گیا لیکن اب بھی اس کو یہ فکر دامنگیر تھی کہ اپنے کو اُسی کام میں جس کے لئے اس نے شروع میں اپنے وطن کو خیرباد کہا تھا مشغول رہے اور اسی وجہ سے اس نے ۷۵۵ء میں فریسلینڈ کے جانے کا ارادہ کیا۔ اگرچہ اس کا خیال تھا کہ اب کے بار میں زندہ نہ لوٹونگا۔ تو بھی وہ دوستوں سے رخصت ہو کر وہاں جا پہنچا اور مسیح کی خوشخبری لوگوں کو دیتا رہا۔ باوجودیکہ کئی بار دشمنوں نے اس پر حملے بھی کئے لیکن وہ انجیل کے سُنانے سے باز نہ آیا۔ اُن کا یہ مقولہ تھا۔

مَیں عیسیٰ کی اُلفت کا بس دم بھرونگا
اگرچہ ہو دشمن زمانہ یہ سارا (ولی میکلارث)

اور جب بعض مسیحی اپنی تکالیف ومصائب اس کے سامنے بیان کرتے تو وہ اُن سے کہتا

آسماں پر جا کے پاؤ گے خوشی
کیا ہُوا گر ہے یہاں غم چار دن (عاکف)

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ بشپ بونی فیس نے اُن سب کو جنکو کہ اُس نے بپتسمہ دیا تھا اپنے پاس بلایا سو اُس مقررہ دن کی صبح اس نے ایک بڑی بھیڑ کی آواز جو اُس کی طرف جلدی جلدی سے آرہی تھی سُنی۔ وہ یہ خیال کر کے کہ مسیحی آرہے ہیں بڑا خوش ہُوا اور جھٹ پٹ اُن کے استقبال کو باہر نکلا لیکن اُس نے بہت جلد معلوم کیا کہ یہ مسیحی لوگ جنکا کہ میں انتظار کرتا ہوں نہیں ہیں بلکہ یہ وہ خونخوار لوگ ہیں جو میری جان لینے پر مستعد رہتا ہیں اور چاہتے ہیں کہ اپنے معبودوں کی تعظیم میں مجھ کو اور دیگر تمام مسیحیوں کو قتل کر ڈالیں۔ جب وہ ظالم اپنے ہتھیاروں کو گھماتے ہوئے اُسکی طرف آگے بڑھے تو اُس کے خادم اُسکی حمایت پر آمادہ ہوئے مگر بشپ بونی فیس نے انہیں روک کر کہا۔ آہ!

شہادت کا درجہ ہے کیا ہی عجیب
شہادت ہیں پاتے مسیح کے حبیب (واعظ)

عزیزو! ذرا بھی خوف زدہ نہ ہو - یاد رکھو -

"شافعِ کونین کے پیرو ہیں گھبرائینگے کیا
حشر کے دن لطف ہم پر وہ فرمائینگے کیا" (شفا)

تم اُن سے جو بدن کو قتل کرتے ہیں پر روح کا کچھ نہیں کر سکتے مت ڈرو" ان کلمات کے بعد ان بت پرستوں میں سے ایک نے تلوار چلا کر اُس کا کام تمام کیا اور مسیح کا وہ جان نثار مبشر مقدسوں کی فوج میں جا ملا۔ اُن ظالموں نے اس پر اکتفا نہ کی بلکہ ۲۵ اور مسیحیوں کو بھی جو وہاں پر موجود تھے اور جن میں ایک بشپ بھی تھا بڑی بیدردی سے قتل کیا۔

جو بندے ہیں مسیحا کے نہیں وہ موت سے خائف
فنا سے چھوٹ کر دارالبقا میں پہنچ جاتے ہیں

راقم (مسز) کے۔ خیر اللہ بٹلرگنج آباد۔

غزل

از جناب ایم۔ سی۔ نیوٹن بسمل صاحب

آنکھ حاصل کر اگر کچھ شوق ہے دیدار کا
دیکھ پھر جلوہ نظر آئے تجھے دلدار کا

ہے اگر انسان تو سینہ سے کینہ دور کر
حکم یسوع نے دیا ہے دشمنوں سے پیار کا

جو فرائض ہیں ترے اُن کو تو رکھ مدنظر
حق نہ ہرگز بھول تو اپنے کسی حقدار کا

اب سُمرلے تو سُمرنی عیسےٰ مصلوب کی
ترک کر دے خیالِ دل سے رشتۂ زنار کا

راہ سیدھی چل نظر تو رکھ نشانِ حق پہ
بے خطر طے ہو سفر پھر جنگلِ پُرخار کا

مالکِ کُل ہے وہی اور ناظر و حاضر وہی
ہے وہی روزی رساں ہر بے پر و پردار کا

جبکہ یسوع ناصری ہر روز تیرے ساتھ ہے
خوف کیا بسمل پھر تجھے ابلیس بدکردار کا

کیوں نہ بسمل ہاں جچے سو سو دفعہ تیری غزل
رنگ عالم سے نرالا ہے ترے اشعار کا

ہائے تعصب

اخبار بندے ماترم میں اکثر اور دوسری اخباروں میں بھی گاہے گاہے مشنری کام کی رپورٹوں سے کچھ نہ کچھ دکھایا جاتا ہے کہ یہ لوگ کس ہمت اور حوصلے کام کرتے ہیں تاکہ اپنے لوگوں کو غیرت دلا دیں۔ گذشتہ ہفتہ کے ایک پرچہ بندے ماترم میں لالہ لاجپت رائے صاحب کا ایک مضمون ہندو مسلمانوں سے اپیل کے عنوان سے شائع ہوا ہے کہ **آخر کب تک!** یعنے یہ فساد اور لڑائیاں کب تک رہینگی! اچھی دردناک اپیل ہے۔ ہم تو سمجھے تھے کہ پنجاب میں جس قدر لیڈر ہیں اُن سب میں حریت کے حامی اور آزاد منش لالہ صاحب موصوف ہی ہیں مگر خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

اس مضمون میں لالہ صاحب نے اول تو مسیحیوں کو خوب کوسا ہے۔ اُن کے کام کو جبر اور ظلم پر مبنی کیا ہے کیونکہ وہ ہندو مسلمانوں کو مسیحی بناتے تھے۔ لالہ صاحب اس اصول کے خلاف ہیں۔ خیر اپنا اپنا خیال ہے۔ حالانکہ وہ خود ایسا کر چکے ہیں۔ سناتن سے سماجی ہوئے جب سماجی ہونے کے سبب تکلیف میں پڑے تو سماج سے قطع تعلق کر لیا وہ فرماتے ہیں کہ جس ہتھیار سے مسیحیوں نے کام کیا اب وہی ہتھیار آریہ سماج نے لیا اب ہندو اور مسلمانوں میں سر پھٹول ہو رہی ہے مگر عیسائیوں پر اوس پڑ گئی۔

مطلب یہ کہ مسیحیوں نے کام شروع کیا۔ ہندو مسلمان تبلیغ اور شدھی کی خاطر مارتے ہیں مرتے ہیں عیسائی اب خاموش ہیں ان پر اوس پڑ گئی یعنے اب وہ بھی شامل ہو کر اپنا سر کیوں نہیں پھڑوا لیتے! کیوں نہیں خون خرابہ کرتے! لالہ صاحب کی خوشی اس میں معلوم ہوتی ہے کہ مسیحی بھی ان میں ملجا دیں۔ کیا کبھی بھی مسیحیوں نے ایسا کیا! اب کس قدر ماس موومنٹ کے مسیحی اشدھ کئے جا رہے ہیں اور آریہ صاحبان بغلیں بجا رہے ہیں مگر کسی جگہ بھی مسیحیوں نے مزاحمت کی! ہرگز نہیں۔ کیونکہ یہ معاملہ ہر ایک کی آزاد مرضی پر موقوف ہے۔ لالہ صاحب مسیحی مشنریوں کو تو کوستے ہیں کہ انہوں نے یہ کام شروع کیا حالانکہ اُن کا کام کوئی آج سے نہیں۔ جب سے مسیحیت کا آغاز ہے مسیحی تبلیغ جاری ہے اور یہ صرف دو ہزار برس سے مگر آریہ مذہب جو آفرینش سے بھی پہلے کا تصور کیا جاتا ہے اُس کی تبلیغ کہاں کہاں ہوئی؟ مسیحیت تبلیغ کے ذریعہ سے کل جہان میں پھیل گئی۔ کون ہے دنیا میں جو پرائی آگ میں کود پڑے! ہمیں ہندو مسلمانوں کے جنگ زرگری سے کچھ خوشی نہیں۔ یہ اُن کی مذہبی باتیں ہیں۔ ہمیں رنج ضرور ہے اگر ہمارے درمیان میں کودنے سے یہ جنگ کی آگ بجھ سکتی ہے تو ہم تیار ہیں مگر افسوس تو یہ ہے کہ اس آگ کو لیڈر بجھنے نہیں دیتے۔ مسیحی اس معاملہ میں کیا کر سکتے ہیں؟ جو کر سکتے ہیں وہ بھی ہمارا ان وطن کا مذہبی تعصب کرنے نہیں دیتا۔ پس خاموش ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ "ان پر اوس پڑ گئی"۔

اب ہندو مسلمانوں کی ماردھاڑ سے ایک نیا قانون بن گیا ہے۔ امید ہے کہ اس کے وسیلے زبانوں کو لگام آ جائیگی۔ مسلمان بغلیں بجا دیں کہ ہم نے قانون بنوا لیا۔ جناب من سب کے واسطے یکساں ہے جہاں حضرت محمد کی شان میں کوئی گستاخی خلاف قانون ہوگی وہاں بانیٔ شدھ کے خلاف بھی منہ بند کرنا پڑیگا۔ جہاں سوامی دیانند کی شان میں کوئی نامناسب کلمہ گستاخی میں داخل ہوگا وہاں مرزا صاحب قادیانی بھی اپنی حفاظت کے حقدار ہونگے۔ مسیحی نہ آگے مقابلہ کو تیار تھے نہ اب ہیں۔ ہمارا کام تبلیغ کا ہے۔ ہمارے واسطے ایک اصول قائم ہے اُس پر عمل کرنے سے کوئی جھگڑا نہیں ہوتا۔ "جیسا تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں ویسا ہی تم بھی اُن کے ساتھ کرو" +

واعظ

تُو تولا گیا لیکن کم نکلا

بلطشضر جو کہ خدا کی راہ سے برگشتہ اور کارِ خیر سے غافل ہو گیا تھا حالت ناگفتہ بہ کو پہنچا۔ پسر پر دی پدر کر د کا ہی حال ہوا۔ باپ کے الفاظ نے کہ من نبردم شما حذر بکنید۔ بیٹے پر کچھ بھی اثر نہ کیا بلکہ دن دگنی اور رات چوگنی ترقی قبیح کا زبانِ حال سے اظہار کیا۔ بمانشکہ وہ اپنے کار گذار کو سمجھتا اور اس حالت کو نہ پہنچتا۔ سچ ہے کہ زیادہ مال و منال آدمی کی عقل کو اندھا کر دیتا ہے۔ اس کے برخلاف پولوس رسول کی زندگی کا مطالعہ کرنے سے روشن ہوتا ہے کہ وہ کیسا خداوند یسوع مسیح کا سرگرم و پرجوش حواری تھا

گر بطوفاں مے سپارہ ویا بساحل مے برد
دل بدریا دسپر پروی آب افگندہ ایم

باوجود ان تمام صعوبتوں اور پریشانیوں کے کبھی متزلزل نہ ہوا۔ ایسی زندگی فی الحقیقت خدا کی منظورِ نظر ہوتی ہے۔

گر بندمکن سعدی جان در سراین سودا
گر جان برود شاید من زندہ بجانانم

ایسی زندگی کے حاصل نہ ہونے کے کئی وجوہات ہیں جن کا بیان کرنا شاید لازم الامر ہے۔

نئی زندگی۔ یوحنا ۳: ۳ یسوع نے جواب میں اس سے کہا میں تجھ سے سچ سچ کہتا ہوں کہ جب تک کوئی نئے سرے سے پیدا نہ ہو خدا کی بادشاہت کو دیکھ نہیں سکتا۔ ا پطرس ۱: ۲۳۔ کیونکہ تم فانی تخم سے نہیں بلکہ غیر فانی سے خدا کے کلام کے وسیلے جو زندہ اور قائم ہے نئے سرے سے پیدا ہوئے ہو نئی پیدائش سے ہر خاص و عام کی محرومی کے کئی اسباب ہیں۔ بقول شخصے آخر ہیں کفِ افسوس ملنا بعید از دانشوری و ہنرمندی ہے۔

پھر پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

عبرانیوں ۱۲: ۵ وہ دینداری کی وضع تو رکھینگے مگر اس کے اثر کو قبول نہ کرینگے۔ ایسوں سے بھی کنارہ کرنا۔ یوحنا ۴: ۲۳ و ۲۴ مگر وہ وقت آتا ہے بلکہ اب ہی ہے کہ سچے پرستار۔ باپ کی پرستش روح دسچائی سے کرینگے۔ کیونکہ باپ اپنے لئے ایسے ہی پرستار ڈھونڈتا ہے۔ خدا روح ہے اور ضرور ہے کہ اس کے پرستار روح اور سچائی سے پرستش کریں یوحنا ۸: ۲۱۔ اس نے پھران سے کہا میں جاتا ہوں اور تم مجھے ڈھونڈو گے اور اپنے گناہ میں مرو گے۔ جہاں میں جاتا ہوں تم نہیں آسکتے۔

شاؤل جو کہ بعد میں پولوس کے نام سے نامزد کیا جاتا تھا اُسکی زندگی کے حالات معلوم کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ شروع میں اس کا سلوک مسیحی لوگوں کے ساتھ کیسا تھا۔ لوگ ہر وقت خطرے میں رہتے تھے خوفزدگی کی حالت میں اُن کا خون بھی سوکھ گیا تھا لیکن زبانِ حال سے کبھی بھی انہوں نے چوں وچرا کا اظہار نہ کیا۔ باوجود ان تمام باتوں کے اب اُس کی زندگی میں ایک متحیر نامعلوم واقع ہوا۔ جسکو دیکھکر لوگ متحیر و حیران ہونے لگے۔

بیخود از شعشعۂ پرتو ذاتم کردند
بادہ از جام تجلی بصفاتم دادند

زندگی مبرّا و بے عیب۔ مثلاً کہا گیا ہے یوحناہ: ۱۴۔ ان باتوں کے بعد وہ یسوع کو ہیکل میں ملا اس نے اس سے کہا دیکھ تو تندرست ہو گیا ہے پھر گناہ نہ کرنا۔ ایسا نہ ہو کہ تجھ پر اس سے بھی زیادہ آفت آئے۔ ا کرنتھیوں ۱۵: ۳۴۔ راستباز ہونے کے لئے ہوش میں آؤ اور گناہ نہ کرو۔ کیونکہ بعض خدا سے ناواقف ہیں۔ میں تمہیں شرم دلانے کو یہ کہتا ہوں ططس ۲: ۱۱ و ۱۲ کیونکہ خدا کا وہ فضل ظاہر ہوا ہے جو سارے آدمیوں کی نجات کا باعث ہے اور ہمیں تربیت دیتا ہے تاکہ بیدینی اور دنیاداری کے ساتھ زندگی گزاریں۔ لوقا ۱: ۷۴، ۷۵ کہ وہ ہمیں یہ عنایت کریگا۔ کہ اپنے دشمنوں کے ہاتھ سے چھوٹ کر اس کے حضور۔ پاکیزگی اور راستبازی سے عمر بھر بیخوف اُسکی عبادت کریں۔

پاک زندگی میں قاصر رہنے کے نتائج۔ ایسے لوگوں کی دعائیں بے اثر ہوتی ہیں۔ یوحنا ۹: ۳۱۔ ہم جانتے ہیں کہ خدا گنہگاروں کی نہیں سنتا لیکن اگر کوئی خدا پرست ہو اور اُسکی مرضی پر چلے تو وہ اُسکی سنتا ہے۔ وہ لوگ جو اپنی زندگیاں گناہ میں بسر کرتے ہیں خدا کا دیدار حاصل کرنے میں قاصر رہتے ہیں ا یوحنا ۳: ۶ جو کوئی اس میں قائم رہتا ہے وہ گناہ نہیں کرتا جو کوئی گناہ کرتا ہے نہ اُس نے اُسے دیکھا ہے نہ جانا ہے

خداوند یسوع مسیح کے حالات سے واقفیت حاصل کرنے سے منکشف ہوتا ہے کہ اُسکی زندگی کیسی بے عیب و مبرا تھی۔ اس کی زندگی میں کوئی ٹیڑھا پن نہ تھا بلکہ برے کی طرح پاک تھی۔ گناہ اُس کی ذات میں نہ تھا۔

کاشکہ ہم بھی جو کہ اُس کے نام سے کہلواتے ہیں اُسکی مانند بننے کی کوشش کریں اور اپنے طرزِ معاشرت اظہارِ خیالات اور باہمی تعلق سے یہ جتائیں کہ در حقیقت اُس کے پیرو ہیں اور زبانِ حال پر ہر لحظہ یہ جاری ہے

نہ عز و جاہ کی حسرت نہ حرص دولت و مال
نہ بے زری کی شکایت نہ مفلسی کا گلہ

گیہوں کا دانہ جب تک زمین میں گر کے مر نہیں جاتا اکیلا رہتا ہے مگر جب گر کے مر جاتا ہے تو بہت سا پھل لاتا ہے۔ انسانی زندگی کا بھی یہی دستور العمل ہے کہ جب تک وہ حلم و تحمل کا لباس زیبِ تن نہ کرے ہرگز صحن گلزار میں فرحت نہ اور عز و جاہ کا مطلوب نہ ہو بلکہ آنا فاناً شاخِ گلبن سے گر جائے۔

عمرِ ضائع کر نہ حیواں کی طرح
عقل سے لے کام انساں کی طرح

اے۔ اسے۔ مارک

اگر کوئی شخص نصیحت کرے تو برا نہ مانو۔

بزرگانِ دین کا جائز احترام کرو۔

جو چیز قبضے سے نکلجائے اُس کا غم نہ کرو۔

اپنے آرام کی خاطر دوسروں پر ظلم نہ کرو۔

گاؤکشی باجہ اور شدھی

بنگال کے سرکردہ قوم پرست مسلمان مولانا لیاقت حسین کی کھری کھری باتیں

سارے بھارت ورش کے اندر ہندو مسلمانوں کے درمیان جھگڑے کے تین بڑے اسباب ہیں ایک گئوکشی دوسرے مسجد کے سامنے باجہ اور تیسرے شدھی اور سنگٹھن۔

میں ان تینوں کے متعلق کچھ تجاویز پیش کرنا چاہتا ہوں بقرعید کے موقع پر گئوکشی سے ملک کے طول وعرض میں بڑا خون خرابہ ہوتا ہے کیا میرے مسلمان بھائی پیغمبر اسلام کی زندگی کے واقعہ کو دھیان میں رکھینگے؟ اور اس بات کا خود فیصلہ کرینگے کہ آیا مسجد کے سامنے باجہ کی حدیثوں میں ممانعت ہے اور کیا گئو کی قربانی دین اسلام کا ایک اہم جزو ہے؟ جب پیغمبر مدینہ میں پہنچے تو غیرمسلموں نے آپ کو حج کرنے سے روک دیا۔ اس پر آپ نے اُن سے ایک معاہدہ کیا اور آپ قریش کی دلآزاری کرنے کے بجائے حج سے واپس چلے گئے۔ گئوکشی سے جو جھگڑا پیدا ہوتا ہے اُس سے میرے مسلم بھائی اس طرح سے بچ سکتے ہیں کہ وہ ایسے مقام پر گئو کے قتل کرنے سے اجتناب کریں کہ جہاں خلل امن کا ذرا بھی امکان ہو بہتر ہوگا کہ وہ ایسے مقامات پر دوسرے جانوروں کی قربانیاں دے دیں۔ عرب کے اندر قربانی کے وقت اونٹ قربان کئے جاتے ہیں۔ اس سے اونٹوں کی تعداد کم ہو گئی۔ اس پر حضرت نے اونٹوں کی قربانی بند کر دی تاکہ عرب کے اونٹ کم نہ ہوں یہ ایک امر واقعہ ہے کہ بھارت ورش کو اقتصادی طور پر گئو کی قدر کرنی پڑتی ہے اور گئوئیں کم ہو جائیں اور دودھ کی قلت ہو جائے تو میں اپنے مسلمان بھائیوں سے بصدق دل سے اپیل کرونگا کہ وہ گئوکشی سے بالکل پرہیز کریں۔ مزید بران یہ بھی سچ ہے کہ اگر یہاں گئو نہ ہوتی تو کھیتی باڑی تک ناممکن ہو جاتی بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ سرکاری چھاؤنیوں میں جو گئوکشی ہوتی ہے اس پر کیوں اعتراض نہیں کیا جاتا۔ میرا جواب یہ ہے کہ اگر گورنمنٹ غلطی کر رہی ہے تو ہمیں اس غلطی میں اضافہ نہیں کرنا چاہئے۔ گورنمنٹ ۵۰ سال میں جتنا نقصان کریگی مسلمان ۵ سال میں اتنا کر سکتے ہیں۔ اگر سات کروڑ مسلمانوں میں بیس لاکھ بھی گئوکشی کرنے لگ گئے تو صرف بقرعید کے تین دنوں میں ہی چار لاکھ سے زائد گئوئیں تباہ ہو جائینگی۔

افغانستان کے سابق بادشاہ امیر حبیب اللہ خاں جب بقرعید کے دنوں میں دہلی آئے تو انہوں نے مسلمانوں کو کہا کہ اگر تم گئوکشی کروگے تو میں تمہارے شہر میں داخل نہیں ہونگا جیسے ہمارے پیغمبر نے مدینہ میں رواداری کی سپرٹ دکھلائی ایسے ہی ہم کو بھی اپنے ہندو بھائیوں سے رواداری کا برتاؤ کرنا چاہئے۔ علی گڑھ کے مولانا شبلی نے بلقان کے جنگ کے دنوں میں ایک فتویٰ نکالا تھا کہ ہم کو جانور قربان کرنے کی بجائے اُن کی قیمت جنگِ بلقان کے فنڈ میں دینی چاہئے۔ اس سے قربانی کا مطلب حل ہو جائیگا۔ اب بھی ہمیں گئوئیں قربان کرنے کی بجائے اُن کی قیمت اسلامی فنڈ میں دے دینی چاہئے

باجہ کا سوال

ایک دفعہ پیغمبر عرب جمعہ کے روز ایک مسجد میں خطبہ دے رہے تھے۔ پاس ہی سے ایک بیوپاری ڈھول ڈھمکے کے ساتھ اپنی چیزیں بیچتا ہوا گذرا۔ ۱۱-۱۲ کے سوائے باقی سب نمازی مسجد سے باہر نکل پڑے تاکہ سوداگر کی چیزیں دیکھ لیں پیغمبر صاحب نے ان بارہ آدمیوں کے ساتھ ہی نماز ادا کرلی اور اپنے پیروِ دین کو یہ نہیں کہا کہ باجہ جبکہ سنائیں نہ ہی قرآن شریف اور نہ ہی حضرت صاحب کہیں مسجد کے سامنے باجہ کی ممانعت فرماتے ہیں اس لئے میں اپنے مسلمان بھائیوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس بے بنیاد تنازعہ کو خیرباد کہیں۔

شدھی

عیسائی اور مسلمان دوسرے مذاہب کے لوگوں کو اپنے مذاہب میں لاتے ہیں۔ اسی طرح جب ایک مسلمان ہندو ہو جاتا ہے تو ہمیں اس پر کیوں اعتراض کرنا چاہئے اس لئے میں اپنے بھائیوں کو یہی مشورہ دونگا کہ وہ اخلاقی اور مذہبی طور پر اپنے آپ کو مضبوط بنائیں۔ مفلس اور نادار مسلمانوں کے لئے روزی کا بندوبست کریں تاکہ کوئی مسلمان اپنا مذہب نہ چھوڑ سکے۔

اس سال مولوی صاحبان نے لکھنؤ اور دوسرے مقامات پر کانفرنسیں منعقد کیں اور ایک فتویٰ نکالا جس میں مسلمانوں سے درخواست کی گئی کہ وہ حج کو نہ جائیں کیونکہ ابن سعود کی حکومت میں ان کی جان ومال غیرمحفوظ ہیں لیکن ان مولوی صاحبان نے اس مال وجان کے نقصان کو جو روزانہ مساجد کے سامنے باجہ بجنے کے سوال سے ملک بھر میں ہو رہا ہے روکنے کی کیا کوشش کی ہے۔ انہوں نے غلط فہمی ہٹانے کی کوشش کرنے کی بجائے ہندوؤں کے خلاف وعظ کرنا شروع کر دیا ہے اور اس کا یہی نتیجہ نکلا ہے کہ ہندو اور مسلمان جو صدیوں سے اکٹھے رہتے آئے ہیں اب ایک دوسرے کے بزرگوں کی توہین کرنے لگ گئے ہیں اور اس سے دونوں قوموں کے درمیان نفاق کی خلیج ایسی وسیع ہو گئی ہے جس سے ہندوستانیوں کی قومی بہتری کے خیرخواہوں کو بڑی تشویش لگ رہی ہے۔ (پرکاش)

سرکاری اطلاع

پنجاب گورنمنٹ نے اجازت دیدی ہے کہ اخبار لائٹ مطبوعہ ۱۶ اگست ۱۹۲۶ء کی بنا پر اس کے ایڈیٹر پرنٹر اور پبلشر پر زیر دفعہ نمبر ۱۵۳ (الف) تعزیرات ہند مقدمہ فوجداری چلایا جائے۔

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)



پنجاب میں عدل و انصاف کے محکمہ کا قیام و ارتقا

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

مہاراجہ رنجیت سنگھ کی وفات کے بعد مہاراجہ دلیپ سنگھ کے نام پر سنٹرل ریجنسی کونسل قائم ہوئی تو ایڈمنسٹریشن رپورٹ بابت سال (۱۸۴۹-۵۱ء) کے الفاظ میں ایسے سرداروں کو ملک کے مفاد کی نیابت دیانتداری کے ساتھ کر سکتے تھے۔ لاہور میں دعوت دی گئی تاکہ آیندہ کے لئے قواعد و ضوابط مرتب کئے جائیں۔ چنانچہ سردار لہنا سنگھ کی سرکردگی میں پچاس سکھ سردار ایک مجلس میں جمع ہوئے۔ ان کی روئدادوں کا یہ نتیجہ نکلا کہ مختلف حصص صوبہ میں عدالتیں قائم کی گئیں۔ بعد ازاں برطانوی علمداری میں ایک بورڈ آف ایڈمنسٹریشن (مجلس منتظمہ) قائم ہوا جو ایک پریزیڈنٹ اور دو ممبروں پر مشتمل تھا حکومت کے جملہ محکمے اس بورڈ کے ماتحت تھے اور ارکان بورڈ صدر عدالت اور صدر مجلس المالیات کے فرائض ادا کرتے تھے۔ صوبہ پانچ قسمتوں میں تقسیم کیا گیا اور ہر ایک قسمت پر ایک کمشنر مقرر ہوا۔ ۱۸۵۳ء میں بورڈ مذکور کی منسوخی پر ایک علیحدہ جوڈیشل کمشنر کا تقرر عمل میں آیا جو محکمہ پولیس کا بھی افسر اعلےٰ تھا۔ یہ انتظام تو ہو گیا لیکن اس کے عملدرآمد میں بہت سی دقتیں حائل تھیں گھنے جنگلوں میں ڈاکوؤں کے مسلح گروہ تھے جرائم کی عام حالت اس جملہ سے ظاہر ہے جو ایڈمنسٹریشن رپورٹ بابت سال ۱۸۴۹-۵۱ء میں استعمال کیا گیا "جتنا بڑا سردار اتنا بڑا لٹیرا"۔ متمول کھتری اور بیدی ذاتوں میں دختر کشی کا رواج بہت زیادہ تھا۔ گورنمنٹ نے انسداد جرائم کے لئے خاص تدابیر اختیار کیں۔ جنگل صاف کر دیئے گئے۔ سڑکیں بنائی گئیں۔ محکمہ پولیس منضبط طریق پر مستحکم کیا گیا۔ ارکان پولیس کو امن قائم رکھنے اور جرائم روکنے میں جو تکالیف پیش آئیں اُن کا اندازہ اس امر سے

ہو سکتا ہے کہ خالصہ فوج کے منتشر کئے جانے پر پچاس ہزار فوجی جو نئے حالات سے مطمئن نہ تھے۔ سوسائٹی میں خلط ملط ہو گئے۔ فاتح حکومت کے خلاف ان کا جذبہ انتظام زوروں پر تھا۔ رپورٹ مذکور کے مطابق حکومت کی انسدادی تدابیر بےحد موثر ثابت ہوئیں کہ صوبہ میں کامل امن و امان ہو گیا۔ ۱۸۵۱ء میں صوبہ میں ۱۴ عدالت ہائے خفیفہ تھیں ضلع کے مجسٹریٹ اور عدالت سشن اس کے علاوہ تھی۔ مرافعہ کے لئے سب بڑی عدالت جوڈیشل کمشنر کی تھی۔ ۱۸۵۳ء میں جیلخانوں کی تعمیر مکمل ہو گئی۔ ہر ایک جیلخانہ میں صنعتی کام کرایا جانے لگا۔ بلکہ امرتسر کے جیلخانہ میں ایک لیتھوگرافک پریس بھی لگایا گیا۔ قیدی خود اپنے لئے سبزی ترکاری پیدا کرتے۔ اپنے کپڑے خود تیار کرتے اور جیلخانہ کی مرمت وغیرہ کیا کرتے تھے بہت سے جیلخانوں میں ابتدائی تعلیم بھی دی جاتی تھی۔

پنچایتوں کا انتظام عدالتوں کی زیر نگرانی جاری رہا بہت سے مقدمات کی مالیت مبلغ ۳ سو روپیہ سے زیادہ نہیں ہوتی تھی۔ یہ کوشش کی جاتی تھی کہ مقدمات کا فیصلہ جلدی ہو جائے۔ اس خیال سے کہ افسروں کی ناتجربہ کاری سے کوئی نقصان نہ پہنچے ایک مفید طریق رائج کیا گیا۔ بعض ڈپٹی کمشنروں کو حکم تھا کہ وہ تحصیلداروں کے فیصلوں کی مثلیں منگائیں اور ان پر تنقیدی نظر ڈالیں اس طرح نوجوان یوروپین افسر مقدمات کے فیصلے ماہ بماہ بھیجتے تھے۔ اس طرح جدید اصولوں کی بنیاد پر ایک باقاعدہ عدالتی نظام قائم ہو گیا۔ ۱۸۴۹ء سے لیکر ۱۸۵۹ء تک محکمہ پولیس نیم سول اور نیم ملٹری تھا۔ اس کے اعلےٰ انتظام کا ایک ثبوت یہ ہے کہ ۱۸۵۲ء میں جہاں سنگین مقدمات کی تعداد ۵۱۲ تھی

وہاں ۱۸۵۶ء میں یہ صرف ۱۹۵ رہ گئی۔ غدر کے ایام میں بھی پولیس نے بہیئت مجموعی بہادری وفاداری اور سرگرمی کا ثبوت دیا۔

جرائم پیشہ اقوام کا انتظام

ساتھ ہی گورنمنٹ نے ان لوگوں کے خلاف خاص تدابیر اختیار کیں جنھیں جرائم پیشہ کہا جاتا ہے ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں سانسیوں کو غیر مزروعہ زمین دی گئی اور کچھ روپیہ بھی دیا گیا تاکہ وہ کاشتکاری یا بیاپار گذارہ کریں۔

۱۸۶۰ء سے لیکر ۱۸۶۹ء تک محکمہ پولیس میں یہ اصلاح ہوئی کہ جملہ کنسٹیبل ایک انسپکٹر جنرل کے ماتحت کر دیئے گئے۔ جس کا تعلق مقامی حکومت سے براہ راست تھا اس کے ماتحت چار انسپکٹر جنرل مقرر ہوئے۔ تھانہ پولیس شہر کے چوکیدار اور ایک باقاعدہ میں مخلوط کر دیئے گئے۔ دیہاتی رقبوں میں چوکیداروں کی بجائے نمبرداروں کو حکم دیا گیا کہ وہ ہفتہ میں ایک بار وارداتوں کی رپورٹ دیا کریں۔ عادی مجرموں اور ایسے لوگوں کو جنکے پاس کوئی جائز ذریعہ معاش نہ تھا پولیس کی زیر نگرانی رکھا گیا۔

آنریری مجسٹریٹوں کا تقرر

۱۸۶۰ء میں تحصیلداروں کا کام اتنا بڑھ گیا کہ جاگیرداران اور رؤسا کو اپنے اپنے حلقہ میں فوجداری اختیارات تفویض کئے گئے وہ چھ ماہ کی قید اور دو سو روپیہ جرمانہ کی سزا دے سکتے تھے۔ لاہور اور شملہ میں آنریری مجسٹریٹ مقرر کئے گئے۔ ۱۸۶۶ء میں لاہور میں چیف کورٹ قائم ہوئی۔ اور دہلی۔ انبالہ۔ سیالکوٹ۔ جالندھر میانمیر۔ فیروزپور۔ ملتان اور پشاور کی چھاؤنیوں میں عدالت ہائے خفیفہ قائم کی گئیں۔

متذکرہ بالا واقفیت کے علاوہ رسالہ مذکور میں اور بہت سے کوائف جمع کئے گئے۔ جن سے پنجاب کے شعبہ عدل و انصاف کی گذشتہ تاریخ پر کافی روشنی پڑتی ہے +

اشتہار کتب

حقیقی دوست ۔ یہ پادری ایل۔ بیون جونس صاحب کی انگریزی تالیف بنام "دی بیسٹ فرینڈ" کا اُردو ترجمہ آج ہی طبع ہو کر آیا ہے جس قدر یہ کتاب انگریزی زبان میں مقبول عام ہوئی اُسی قدر اس کے اردو ترجمہ کی ہر طرف سے مانگ زوروں پر ہے۔ خداوند یسوع مسیح کی زندگی کا یہ مسلسل احوال جو چاروں اناجیل پر مبنی ہے اپنی قسم کا واحد رسالہ ہے اور ضخامت کے لحاظ سے بہت ارزاں یعنی حجم صفحہ ۹۰ اور قیمت صرف ایک روپیہ

شکست میں فتح ۔ از مسز کے خیر اللہ صاحبہ یعنی پہلی تین صدیوں کے مسیحی شہیدوں کے حالات جو مسیحی لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے نہایت ہی مفید ہیں یہ حالات اخبار نور افشاں میں کئی ماہ تک شائع ہوتے رہے اور ایک متمول اور مخیر خاتون نے اس کی کئی سو جلدیں خرید لی ہیں۔ سرورق رنگین اور منقش صفحہ ۱۰۰ - ۶/

محمد صاحب از روی اسلام ۔ از پادری ڈبلیو گولڈ سیک صاحب۔ یہ آنحضرت کا زندگی نامہ اہل اسلام کی اپنی کتابوں سے اخذ کر کے تیار کیا گیا ہے اس لئے بہت ہی معتبر ہے۔ کئی مقامات مقدسہ کے نقشے بھی شامل ہیں صفحہ ۱۰۴ - ۸/

چراغِ کلام ۔ یہ تلاوتِ کلام اللہ کی مشہور و معروف کتاب ہے جس میں ۳۶۵ دنوں کے لئے روزانہ صبح و شام کے ورد مندرج ہیں۔ سٹف ۸/ اور کپڑا ۱۲/

راحت افزا ۔ قاضی خیر اللہ صاحب کی عبادتی اور پُر اثر نظموں گیتوں اور بھجنوں کا مجموعہ صفحہ ۳۲ - ۱/

عالمگیر مذہب ۔ مصنفہ خواجہ صاحب۔ اس رسالہ میں کئی مذاہب کا مقابلہ کر کے ثابت کیا ہے کہ مسیحی دین ہی تمام دنیا تمام زمانوں اور تمام حالات کے لئے کار آمد اور مفید ہو سکتا ہے۔ صفحہ ۳۶ - ۳/

درِ حکمت ۔ مصنفہ سادھو سندر سنگھ ۵ مطہر

سیکرٹری پنجاب ریلجیس بک سوسائٹی انارکلی۔ لاہور

یُونگ کرسچن ہائی سکول لودیانہ

یہ بورڈنگ سکول مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ دراز سے جاری ہے۔ مشن نے ابتدائی تعلیم کو اور مکمل بنانے کی غرض سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں اور چار خواتین اُس کی مدد کرتی ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔

شرح خرچ خوراک لوئر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہے بکلاس فیس سرکاری شرح کے مطابق ہے متفرق اخراجات ایک روپیہ آٹھ آنہ ماہوار فی طالب علم ہے۔ کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔

نئے انتظام کے مطابق چالیس فیصدی غیر مسیحی طلبا بھی داخل ہو سکتے ہیں۔

اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی۔ الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ جز کشا ۱۲ سے ۱۶ تک اور گرونول ۳ سے ۶ تک مل سکتا ہے۔

مزید حالات پرنسپل صاحب و ہیڈ ماسٹر صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

ضرورت

ایک سند یافتہ اور تجربہ کار زنانہ کمپونڈر کی شیخوپورہ زنانہ ہسپتال کے لئے ضرورت ہے۔

تنخواہ مبلغ چالیس روپیہ ماہوار اور رہنے کو مکان مفت۔ تمام درخواستیں مع نقول اسناد بنام لیڈی ڈاکٹر زنانہ ہسپتال قلعہ شیخوپورہ ارسال کریں اور اپنا نام و پتہ وغیرہ خوب صاف صاف لکھیں۔

براہینِ نیرہ

یہ رسالہ اہل اسلام کے دعویٰ تحریفِ بائبل کا نہایت ہی عالمانہ و محققانہ جواب ہے جس میں ایسی لاتردید ادلہ و لاجواب براہین قاطع سے الزام تحریفِ بائبل کا کامل طور سے استیصال کر دیا گیا ہے اور مولویوں کی تمام غلط فہمیوں اور ان کے اوہام باطلہ و الزامات خود ساختہ کی قابلِ دید تردید کی گئی ہے اگر آپ مسیحی مبشر اور پادری ہیں اور مسلمانوں سے عموماً مذہبی گفتگو کرنے کا موقع ملتا ہے تو نہ صرف اس عدیم النظیر رسالہ کو مطالعہ فرمائیں بلکہ اس کی متعدد جلدیں خرید کر اپنے تمام مناددوں کو بھی جو نہایت ضروری ہیں تقسیم کر دیں جو آپ کا جابجا عین موقع پر کامل دستگیری کرے گا۔ کتابت، طباعت و زیب کاغذ سفید چکنا قیمت ۸/ مع محصولڈاک ہے بہت جلدی کیجئے ورنہ ختم ہو جانے پر اس کی ایک جلد آپکو کسی قیمت پر دستیاب نہ ہو سکیگی۔

مکافاتِ عمل ۔ شہنشاہ روم نیرو کے عہد سلطنت کی پُر درد اور دل ہلا دینے والی داستان بطرز ناول۔ عبارت کی شستگی، محاورہ کی رنگینی مضمون کی دلچسپی۔ طرز ادا اور محاکات کی خوبی قابلِ دید ہے ایک بار پڑھ لینے سے اگر آپ کی زبان برسوں نہ چٹخارے نہ لے تو بار از ذمہ قیمت فی جلد ۱۲/ محصولڈاک ۲/

ملنے کا پتہ ۔ ڈاکٹر مرزا حشمت اللہ پی ایچ ڈی۔ ایل ایل ایم۔ ایل ایم۔ بی قصور کوٹ پیرانوالہ ضلع لاہور پنجاب

ضرورت

ڈفرن ہسپتال کوئٹہ کے سٹاف میں اضافہ ہونے کے سبب سے فوراً دو ٹرینڈ نرسوں کی ضرورت ہے جو مڈوائفری کی بھی سند یافتہ ہوں تنخواہ مبلغ ساٹھ روپیہ ماہوار مع وردی اور دھوبی اور رہنے کو مکان باسامان مفت۔

اس کے علاوہ فورتھ سندیان کے لئے ایک ٹرینڈ نرس یا نرس دائی کی ضرورت ہے تنخواہ مبلغ پچاس روپیہ ماہوار۔

تمام درخواستیں مع نقول اسناد بنام لیڈی ڈاکٹر انچارج ڈفرن ہسپتال کوئٹہ بھیجئے۔

پادری ایچ۔ اے ی وائل صاحب ایس۔ ٹی۔ ایم مینیجر نور افشاں ایمپریس روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پرنٹر چھپا۔